

الیاس گھمن کے ”بیس رکعات تراویح کے (۱۵) دلائل“

اور ان کے جوابات

محمد الیاس گھمن دیوبندی کے اشتہار: ”بیس رکعات تراویح کے دلائل“ یعنی پندرہ اشہاری نمبروں کو سکین کرنے کے بعد ان کے مدلل جوابات علی الترتیب درج ذیل ہیں:

دلیل نمبر 1

قال الانسام الخلفاء حفرة بن يوسف السهمي
حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن احمد القصري الشيعي
الصالح حدثنا عبد الرحمن بن عبد المؤمن القتيبي الصالح
قال: اخبرني محمد بن حميد الرازي حدثنا عمرو بن
هازون بن حدثنا ابو ابيهم بن الحناز عن عبد الرحمن بن
عبد الملك بن عتيك عن جابر بن عبد الله بن جابر قال خرج
النبي رتبة فأت ليلة في رمضان فعلى الناس اربعة وعشرين
ركعة واوتر بفلاحه.

(تاريخ جرجان ۱۰۴۶: ۱۰۴۷ بن يوسف السهمي ۱۴۶)

حضرت جابر بن عبد الله فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان
شریف کی ایک رات تیرہ رکعت لائے۔ لوگوں کو چار رکعات فرض، بیس
رکعات نماز (تراویح) اور بیس رکعات وتر پڑھائے۔

الجواب: اس روایت کا ایک راوی محمد بن حمید الرازی جمہور محدثین کے نزدیک مجروح ہے اور (امام) اسحاق کو حج نے فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں وہ کذاب تھا۔“

(امین ادا کاڑوی کی کتاب: تجلیات صفحہ ۳ ص ۲۲۲، نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرت: ۶ ص ۳۳-۳۵)

اس کا دوسرا راوی عمر بن ہارون بھی جمہور کے نزدیک مجروح ہے۔

(دیکھئے نصب الراية/ ۳۵۱، ۳۵۵، ۳۵۷/ ۲ ص ۲۷۳)

تنبیہ: الیاس گھمن نے ”چار رکعات فرض، بیس رکعات نماز...“ لکھ کر ترجمے میں بھی بددیانتی کی ہے۔

2

دلیل نمبر

قال الإمام الحافظ المحدث عبد الله بن محمد بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون قال أنا إبراهيم بن عثمان عن الحكم عن مفسم عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر.

(مسند ابن أبي شيبة ج 2 ص 286، تهذيب لم، ج 5 ص 433)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں تیس رکعات نماز (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

الجواب: اس روایت کے بنیادی راوی ابو شیبہ، ابراہیم بن عثمان کے بارے میں قدوری حنفی نے لکھا ہے: ”قاضی واسط کذاب“ واسط کا قاضی کذاب ہے۔

(التحریر ۲۰۳/۱، فقرہ: ۶۳۲، الحدیث: ۷۶: ص ۳۸)

کذاب کی منفرد روایت موضوع ہوتی ہے، لہذا یہ روایت موضوع ہے۔

3

دلیل نمبر

عن أبي بن كعب عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الناس يمشون النهار لا يمشون ان يقرأوا القرآن فليقرأوا القرآن عليه بالليل فقال: يا امير المؤمنين! هذا شئ لم يكن فقال: قد علمت ولكنه اخسن. فصلي بهم عشرين ركعة.

(تحف الخیر، ج ۱، ص ۴۲۲، الحدیث: ۴۲۲)

حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں رمضان شریف کی رات میں نماز (تراویح) پڑھاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”لوگ دن و روزہ رکھتے ہیں اور (رات) قرأت (قرآن) بھی نہیں کرتے۔ تو قرآن مجید کی رات کو تلاوت کرے تو اچھا ہے۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے امیر المؤمنین! یہ تلاوت کا طریقہ نہیں تھا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں جانتا ہوں لیکن یہ طریقہ تلاوت اچھا ہے۔“ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کوہلو کہیں رکعات نماز (تراویح) پڑھاؤں۔

الجواب: اس گھسنی ”دلیل“ کے راوی ابو جعفر الرازی کی ربیع بن انس سے روایت میں

بہت اضطراب ہوتا ہے۔ (کتاب الثقات لابن حبان ۲/۲۲۸)

اور یہ بھی اسی سند سے ہے، لہذا ضعیف ہے۔ نیز دیکھیے الحدیث: ۷۶: ص ۳۹

4

دلیل نمبر

قال الإمام الحافظ المحدث علي بن الحنفية
الجزهري أنا ابن أبي ذئب عن يزيد بن خصيفة عن
الشائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن
شهر ومضان بعشرين ركعة وإن كانوا ليقرأون مائتين
بن القرآن

(مسند ابن الجعد ص 13، 4، مروج من الآثار حتى 25 ص 305)

حضرت شائب بن يزيد فرماتے ہیں کہ لو کہ حضرت
عمرؓ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعات (نماز
تراویح) پابندی سے پڑھتے اور قرآن مجید کی دوسو آیات پڑھتے تھے۔

الجواب: یہ روایت شاذ ہے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے الحدیث: ۶۷ ص ۴۰)

اور موطاً امام مالک کی محفوظ روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عمرؓ نے سیدنا ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ اور سیدنا تمیم الداریؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔

اس روایت سے طحاوی نے استدلال کیا، یعنی نے صحیح کہا، ضیاء المقدسی نے اسے
المختارہ میں ذکر کیا اور نیوی تقلیدی نے کہا: ”وإسناده صحيح“ (آثار السنن ص ۲۵۰)
یاد رہے کہ اصول حدیث میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے۔

5

دلیل نمبر

قال الإمام الحافظ المحدث أبو بكر التميمي
أخبرنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن الحسين بن
فصويه التميمي بالله عن قتادة بن أنس عن محمد بن إسحاق
النسي أن أبا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي قال علي
بن الحنفية أن ابن أبي ذئب عن يزيد بن خصيفة عن
الشائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن
الخطاب بمائة ركعة ومضان بعشرين ركعة وإن كانوا
ليشروا مائتين بالسنين وكانوا يتكثرون على عبيدهم في عهد
عثمان بن عفان مائة من سنة الف عام

(سنن الكبرى للبيهقي 25 ص 496)

حضرت شائب بن يزيد فرماتے ہیں کہ لو کہ حضرت
عمرؓ کے دور میں رمضان شریف میں بیس رکعات (نماز تراویح)
پابندی سے پڑھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کی دوسو آیات
تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور میں لو کہ قیام
کے (لیا ہونے کی وجہ سے) اپنی (لاٹھیوں) پر لگاتے تھے۔

الجواب: اس نمبر کے تحت گھسن صاحب نے وہی روایت ذکر کر دی ہے جو نمبر ۴ پر گزر

چکی ہے اور صرف السنن الکبریٰ للبیہقی کا حوالہ پیش کر دیا ہے، حالانکہ یہ ایک ہی روایت ہے۔ (دیکھئے الحدیث: ۷۶ ص ۴۴)

دلیل نمبر 6

فَدَلَّ الْأَمَامُ الْخَالِفُ الْمَشْهُدُ أَبُو قَاوُذٍ خَلِيقًا
شَخَاعَ بْنَ مَخْلَبٍ نَا لَهْمُ الْإِمَامِ أَبُو نُفَيْسٍ بْنُ عُجَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
عَمْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَنَّعَ النَّاسَ عَلَى أَنَّهُ نَحْبُ فِي الْبَيْتِ
وَنَحْنُ بِلَاكُنْ يَحْتَلِي بِهِمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً.
(سنن ابی داؤد ص 142، برہان ص 176، م 176)

ترجمہ: حضرت حسن مجتہد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب مجتہد
نے رمضان شریف میں نماز تراویح پڑھنے کے لیے حضرت ابی بن
کعب مجتہد کی امامت پر لوگوں کو جمع کیا تو حضرت ابی بن کعب مجتہد ان کو
چتر رکعات (نماز تراویح) پڑھاتے تھے۔

الجواب: اس ضعیف روایت میں عشرين ”رکعہ“ کا لفظ غلط اور عشرين ”لیلۃ“ کا لفظ
موجود ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی سند منقطع (ضعیف) ہے کیونکہ حسن (بصری) نے عمر
رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا تھا۔ (دیکھئے شرح سنن ابی داؤد للعلینی ۵/۳۳۳، الحدیث: ۷۶ ص ۴۶)

حسن بصری کی ایک منقطع روایت پر جرح کے لئے دیکھئے سرفراز خان صفدر دیوبندی
کی ازالۃ الريب (ص ۲۳۷)

دلیل نمبر 7

رَوَى الْأَمَامُ الْخَالِفُ الْمَشْهُدُ وَفَدَّ بْنَ عَلِيٍّ
الْهَاشِمِيُّ فِي مُسْنَدِهِ كَمَا حَدَّثَنِي وَفَدَّ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
جَدِّهِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْبَيْتِ
فِي خَمْسٍ وَرَمَضَانَ أَنْ يَحْتَلِي بِهِمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً مُسْتَمِرًّا فِي كُلِّ
رُكْعَتَيْنِ وَيُزَادُ عَامَتَيْنِ كُلِّ أَوْجَعٍ وَرَمَضَانَ.
(مسند الامام زيد بن علي ص 158)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو حکم دیا جو لوگوں کو
رمضان شریف کے پندرہویں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے کہ وہ کوئی
رکعات نماز (تراویح) پڑھاے! پھر دو رکعتوں کے درمیان سلام
بجائے اور پھر چار رکعتوں کے درمیان آرام کے لیے کھڑے ہو کر پڑھ کرے۔

الجواب: امام زید بن علی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ”مسند زید“ اہل سنت کی کتاب نہیں،
بلکہ زیدی شیعوں کی کتاب ہے اور آل دیوبند کا اس کتاب سے حجت پکڑنا اس بات کی دلیل
ہے کہ دیوبندیہ اور زیدی شیعہ میں گہرا یا رانہ ہے۔

دوسرے یہ کہ ”مسند زید“ کا بنیادی راوی ابو خالد عمرو بن خالد الواسطی کذاب (بہت

جھوٹا) راوی ہے۔ اس کے بارے میں امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”کذاب۔“

امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: عمرو بن خالد واسطی حدیث گھڑتا تھا۔

امام ابو زرہ الرازی نے فرمایا: اور وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔

امام وکیع بن الجراح نے فرمایا: وہ کذاب (بہت جھوٹا) تھا۔ (دیکھئے تحقیقی مقالات ج ۳ ص ۵۱۰)

اس کتاب کی باقی سند بھی مردود ہے۔

8

دلیل نمبر

قَالَ الْإِمَامُ الْخَالِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَيُحْيَى عَنْ خُصَيْنٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي
الْحُسَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ زَجَلًا يُضَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ
عَشْرِينَ رَكْعَةً.

(مصنف ابن ابی شیبہ 2 ص 285)

ترجمہ: حضرت ابوالحسنؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰؑ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعات نماز (تراویح) پڑھائیں!

الجواب: اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

۱: ابوالحسنؑ مجہول ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۳۴)

۲: سیدنا علیؑ سے ابوالحسنؑ کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں۔

9

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يُضَلِّي بِنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَنْصَرِفُ وَغَلِيَّةٌ لَيْلٍ حَسَّانٍ
يُضَلِّي عَشْرِينَ رَكْعَةً وَيُؤْتِي مَقْلَابَ.

ترجمہ: حضرت زید بن وہبؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؑ بن مسعودؑ رمضان شریف میں بیس نماز (تراویح) پڑھاتے اور گھر کو لوٹ جاتے تو رات ابھی باقی ہوتی تھی آپؑ بیس رکعات (تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

الجواب: یہ روایت بے سند ہے اور بے سند روایت مردود ہوتی ہے۔

(نیز دیکھئے تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ ص ۸۱)

13

دلیل نمبر

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رِبْعَةَ كَانَ
يُضَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 285)

ترجمہ حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ رمضان شریف میں لوگوں کو پانچ
ترویح (پس رکعات نماز تراویح) اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

الجواب: تابعی کے اس اثر سے استدلال کئی وجہ سے غلط ہے:

۱: یہ نہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اور نہ کسی صحابی کا اثر ہے۔

۲: تابعی مذکور سے یہ ثابت نہیں کہ تیس رکعات سنت موکدہ ہیں اور ان سے کم و زیادہ
جائز نہیں، لہذا آل تقلید کا اس سے استدلال جائز نہیں۔

14

دلیل نمبر

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَفْرَكْتُ
النَّاسَ وَهُمْ يُضَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ رُكْعَةً بِالْوُتْرِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 285)

ترجمہ جلیل القدر تابعی حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے
(صحابہ جمعہ اور تابعین جمعہ جیسے) لوگوں کو تیس رکعات تراویح اور تین
رکعات وتر پڑھتے پایا ہے۔

الجواب: اس اثر میں لوگوں سے کون مراد ہیں؟ کوئی وضاحت نہیں اور عین ممکن ہے کہ

تابعین مراد ہو اور بعض تابعین کا! اختلافی عمل اولہ اربعہ میں سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

قَالَ إِصْنَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خُشَّاحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ
يَوْمَ السَّيِّئِ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بَعَثَ بَيْنَ زَنْجَعَةٍ وَبُؤْبُرٍ بَنَاتٍ
وَيَفْتَتْ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 285)

حضرت حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ ایک روز (تراویح) اور تین دن باجماعت پڑھاتے تھے اور (دعاے)
قوت (جو کہ وتر میں پڑھی جاتی ہے) رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

الجواب: یہ روایت ابو معاویہ الضریر، حجاج بن ابرطاة اور ابواسحاق مدلسین کے عن عن عن
کی وجہ سے حارث الاور سے ثابت نہیں اور حارث اور حارث اور بذات خود جمہور کے نزدیک
مجروح، نیز شیعہ اور بقول امام شعی: کذاب تھا۔ (۲۷/ ستمبر ۲۰۱۱ء سرگودھا)